سُود خور کا انجام

تصنیف

فقیہ العصر، بقیۃ السلف
وحضرت علامہ مفتی محمد امین صاحب رحمۃ اللہ علیہ
آستانہ عالیہ محمد پورہ شریف فیصل آباد

tablighulislam

PyaareNabiKiBaatain

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ جَعَلَنَا مِنۡ اُمَّۃِ حَبِیۡبِہٖ وَنَبِیِّہٖ وَرَسُوۡلِہٖ رَحۡمَۃً لِّلۡعَالَمِیۡنَ شَفِیۡعِ الۡمُذۡنِبِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ ۔ اَمَّا بَعۡدُ!

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا

اَحَلَّ اللّٰہُ الۡبَیۡعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا۔ ﴿البقرہ:275﴾

یعنی اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ذیشان میں بڑی حکمتیں ہیں۔ ان حکمتوں میں سے ایک یہ کہ سود کا رواج تجارت کو خراب کر دیتا ہے۔ کیونکہ سود خور کو گھر بیٹھے بغیر محنت و مشقت کے مال حاصل ہوتا رہتا ہے تو وہ کیوں تجارت کی مشقتوں میں پڑے اور جب تجارتوں میں کمی آئے گی تو انسانی معاشرت کے لئے نقصان دہ ہوگی۔

☆ دوم سود کے رواج سے انسانی ہمدردی میں کمی آجاتی ہے۔ کیونکہ سود کے رواج سے کسی ضرورت مند کو قرضِ حسنہ ملنا مشکل ہو جاتا ہے۔ جیسے کہ فی زمانہ ہو رہا ہے۔ سود پر پیسہ لینا چاہو تو ہزاروں لاکھوں کے حساب سے مل جاتا ہے مگر قرض حسنہ میسر نہیں۔ حَسۡبُنَا اللّٰہُ وَنِعۡمَ الۡوَکِیۡلُ

☆ سوم یہ کہ سود خور کی طبیعت میں درندگی آجاتی ہے رحم ختم ہو جاتا ہے جو رحم کہ بخشش کا بہترین ذریعہ ہے۔

الحاصل اللہ تعالیٰ کے احکامات میں ہزاروں حکمتیں ہوتی ہیں۔اسی بنا پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال اور سود کو حرام قرار دیا ہے اور اس سود خوری پر بڑی کڑی سزا سنائی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا

اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ۔ ﴿البقرہ:275﴾

یعنی وہ لوگ جو سود کھاتے ہیں وہ قبروں سے جب اٹھیں گے تو یوں ہوں گے جیسے ان کو جن چمٹا ہوا ہے (مخبوط الحواس گرتے پڑتے چلتے ہوں گے)

قرآن مجید میں ہے

ذَالِکَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۔ ﴿البقرہ:275﴾

اور یہ سزا ان کو اس وجہ سے دی جائے گی کہ سود خور کہتے ہیں سود بھی ایک کاروبار ہے۔﴿مَعَاذَ اللّٰهِ﴾

حالانکہ تجارت باعث برکت ہے اور کار ثواب ہے نیک نیتی سے تجارت کی جائے تو یہ جنت جانے کا ذریعہ ہے اور سودی کاروبار کرنا حرام اور

گناہ کبیرہ ہے دوزخ جانے کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے۔

چند احادیث مبارکہ تحریر کی جاتی ہیں پڑھیں اور عمل کریں

اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

حدیث پاک ۱

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اِجْتَنِبُوْا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا ھُنَّ قَالَ
الشِّرْکُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا
بِالْحَقِّ وَاَکْلُ الرِّبٰوا وَاَکْلُ مَالَ الْیَتِیْمِ وَ التَّوَلّٰی یَوْمَ الزَّحْفِ
وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ۔

(صحیح بخاری صحیح مسلم مشکوۃ ۱۷)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا سات چیزوں سے بچو جو کہ دین کو تباہ کرنے والی ہیں ۔ نیکیوں کو برباد کرنے والی ہیں۔ صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) وہ سات چیزیں کیا ہیں۔ فرمایا وہ یہ ہیں۔ ۱۔ شرک کرنا
۲۔ جادو کرنا ۳۔ کسی جان کو ناحق قتل کرنا جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے

۴۔سود کا کھانا ۵۔یتیم کا مال کھانا

٦۔جنگ کے دوران مقابلہ کے وقت پیٹھ پھیر کر بھاگ جانا

٧۔پاک دامن ایمان والیوں عفیف عورتوں پر تہمت لگانا۔

اس حدیث پاک میں سود کو بھی دین تباہ کرنے والا بتایا گیا ہے۔

سوال: اس حدیث پاک میں سود کھانا گناہ قرار دیا گیا سود دینے سے تو منع نہیں گیا گیا؟

جواب: سود کا لینے والا اور دینے والا لکھنے والا گواہ بننے والا سب کے سب گنہگار ہیں اور سب پر لعنت ہے چنانچہ حدیث پاک میں ہے۔

حدیث پاک ٢

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ اٰکِلَ الرِّبٰوا وَمُوْکِلَہٗ وَکَاتِبَہٗ وَ شَاھِدَیْہِ وَقَالَ ھُمْ سَوَاءٌ۔

﴿رواہ مسلم، مشکوۃ ص:۲۴۴﴾

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سود کھانے (لینے) والے پر سود کھلانے (دینے) والے پر سود لکھنے والے پر سود کی گواہی دینے والے سب پر لعنت فرمائی ہے۔

حدیث پاک ۳

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ غَسِيْلِ الْمَلَائِكَةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ دِرْهَمُ الرِّبٰوا يَاْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ اَشَدُّ مِنْ سِتَّةٍ وَثَلَاثِيْنَ زَنْيَةً ﴿مشکوۃ شریف ص ۲۴۵﴾

سیدنا عبد اللہ بن حنظلہ غسیل الملائکہ صحابی رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا سود کا ایک درہم انسان کھائے جبکہ وہ جانتا ہو کہ یہ سود کا مال ہے تو یہ چھتیس بار زنا کرنے سے بڑا گناہ ہے۔

حدیث پاک ۴

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَلرِّبٰوا سَبْعُوْنَ جُزْءً اَيْسَرُهَا اَنْ يَّنْكِحَ الرَّجُلُ اُمَّهٗ۔ ﴿مشکوۃ شریف ص:۲۴۶﴾

سیدنا ابو ہریرہ صحابی رضی اللہ تعالی عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا سود کے گناہ کے ستر درجے ہیں۔ سب سے چھوٹا درجہ یہ ہے کہ جیسے انسان اپنی ماں کے ساتھ زنا کرے۔

حدیث پاک ۵

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّٰى

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَتَیْتُ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ عَلٰی قَوْمٍ بُطُوْنُھُمْ کَالْبُیُوْتِ فِیْھَا الْحَیَّاتُ تُرٰی مِنْ خَارِجِ بُطُوْنِھِمْ فَقُلْتُ مَنْ ھٰؤُلَآءِ یَاجِبْرِیْلُ قَالَ ھٰؤُلَآءِ اٰکَلَۃُ الرِّبٰوا۔ ﴿مشکوۃ شریف ص:۲۴۶﴾

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے معراج کی رات (دوزخ میں) دیکھا کہ کچھ لوگ وہ ہیں جن کے پیٹ ایسے ہیں جیسے بڑے بڑے کمرے ہیں اور ان کے پیٹوں میں سانپ ہیں جو کہ باہر سے نظر آ رہے ہیں۔ میں نے کہا جبریل (علیہ السلام) یہ کون لوگ ہیں تو جبریل علیہ السلام نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یہ سود خور ہیں۔ ﴿اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ تعَالٰی﴾

گاہے گاہے اس کا مظاہرہ دنیا میں بھی ہوتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بندوں کی عبرت کے لئے اپنی قدرت دکھا دیتا ہے۔

چنانچہ بعض اخبارات میں یہ عبرت ناک واقعہ اس عنوان سے شائع ہوا

سود خور کا انجام

اور وہ یہ ہے کہ قبر میں اتارتے وقت خوفناک اژدھے نے میت کو پکڑ لیا۔ کوئٹہ (این این آئی) بلوچستان کے ایک قصبے میں مردے کو لحد میں اتارتے ہوئے اس وقت لوگوں میں خوف وہراس پھیل گیا جب مردے سے

لپٹے ہوئے اژدھے نے کفن سے اپنا سر نکالا۔تفصیلات کے مطابق شیخ ماندہ کا رہائشی انتقال کر گیا۔نماز جنازہ کے بعد جب مردے کو لحد میں اتارتے وقت اس کے اوپر سے کپڑا اتارا گیا تو اس کے کفن کے اوپر ایک اژدھا لپٹا ہوا تھا۔عینی شاہدوں کے مطابق سانپ مردے کے پاؤں سے بل کھاتا ہوا پورے کفن سے ہوتا ہوا اس کے سر کے اوپر تھا۔عینی شاہدوں کے مطابق ہلاک ہونے والا شخص پیمنٹ (سود) کا کاروبار کرتا تھا۔علماء نے لوگوں کو سانپ کو مارنے سے منع کرتے ہوئے اسی طرح دفن کرنے کا حکم دے دیا۔اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے قہر وغضب سے بچائے اور اپنے حفظ وامان میں رکھے۔

﴿اخبار روزنامہ دن﴾

حدیث پاک ۶

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ الرِّبٰوا وَاِنْ کَثُرَ فَاِنَّ عَاقِبَتَہٗ تَصِیْرُ اِلٰی قُلٍّ۔

﴿مشکوۃ شریف ص:۲۴۶﴾

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سود سے اگر چہ مال زیادہ ہو جاتا ہے لیکن انجام کار مال کم ہو جاتا ہے۔

نوٹ: جیسا کہ فی زمانہ دیکھا جا رہا ہے کہ سودی کاروبار کرنے والوں کا مال

یوں ضائع ہو رہا ہے کہ فلاں اتنے لاکھ لے کر بیٹھ گیا فلاں اتنے لاکھ لے کر بھاگ گیا وغیرہ وغیرہ۔

سود خوری کبیرہ گناہ ہونا تو مُسَلَّم ہے لیکن اس گناہ کی سنگینی کا اللہ تعالیٰ عزوجل کا فرمان ذیشان سے اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

چنانچہ قرآن مجید میں ہے

﴿فَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلُوۡا فَاۡذَنُوۡا بِحَرۡبٍ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ﴾ ﴿البقرہ:279﴾

یعنی اے لوگو! اگر تم باز نہ آئے تو تمہارے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے سچے رسول (صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم) کی طرف سے اعلان جنگ ہے۔

﴿مَعَاذَ اللّٰہِ ثُمَّ مَعَاذَ اللّٰہِ﴾

اے میرے بھائی جس کے لئے اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے اعلان جنگ ہو جائے اس کا ایمان بچا لینا مشکل ترین امر ہے۔

سوال: جب سودی کاروبار کرنا اتنا سخت گناہ ہے جیسے کہ مذکورہ بالا احادیث مبارکہ سے ثابت ہوا تو پھر لوگ سودی کاروبار کیوں کرتے ہیں؟

جواب: ارشاد گرامی ہے۔ اَلنَّاسُ عَلٰی دِیۡنِ مُلُوۡکِھِمۡ

یعنی لوگوں کا دین مذہب وہی ہو جاتا ہے جو حکمرانوں کا دین ومذہب ہوتا ہے تو چونکہ ملک کے حکمران وہی لوگ بنتے ہیں جو کہ انگریز کا جوٹھا میٹھا کھا کر انگریز کی یونیورسٹیوں سے پڑھے ہوتے ہیں نہ انہیں قبر کی فکر نہ دوزخ کا ڈر حساب کا خوف ہے نہ قرآن وحدیث پر عمل ہے۔انہوں نے بنکوں کے منہ کھولے ہوئے ہیں کہ سود پر پیسہ لے جاؤ اور کاروبار کرو تو عوام الناس سود پر پیسہ لے کر امیر بننے کے شوق میں گھناؤنا کھیل کھیلتے ہیں۔ افسوس آج کل حکام کی اور رعایا کی سوچ وہی ہوگئی ہے جو کہ قرآن مجید نے کافروں کی سوچ بیان کی ہے۔

چنانچہ قرآن مجید میں ہے

يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ الْآخِرَةِ هُمْ غَافِلُوْنَ۔

﴿الروم:7﴾

یعنی کافر لوگ صرف ظاہری زندگی کو ہی دیکھتے ہیں (اسی کو سنوارنے میں لگے ہوئے ہیں) اور آخرت سے بے خبر ہیں۔

یہی حال آج کے مسلمانوں کا ہے کہ نہ قبر کی فکر ہے نہ قیامت کا ڈر ہے۔نہ پل صراط کی فکر ہے نہ میزان کی نہ اللہ جبار وقہار کے دربار میں کھڑے ہونے کا خوف ہے۔حالانکہ جس ذاتِ والا صفات صلی اللہ تعالی

علیہ وآلہ وسلم کا کلمہ پڑھ کر ہم مسلمان کہلاتے ہیں ان کا ارشادگرامی ہے۔

حدیث پاک

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لا تزوْلُ قَدَمُ ابْنِ آدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ حتّٰی یُسْئَالَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمُرِہٖ فِیْمَ اَفْنَاہُ وَعَنْ شَبَابِہٖ فِیْمَ اَبْلَاہُ وَ عَنْ مَالِہٖ مَنْ اَیْنَ اکْتَسَبَہُ وَفِیْمَ اَنْفَقَہُ وَمَاذَا عَمِلَ فِیْمَا عَلِمَ۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے قیامت کے دن جب بندہ اللہ تعالی عزوجل کے دربار پیش ہوگا تو جب تک وہ پانچ باتوں کا جواب نہ دے گا اپنا قدم اٹھا نہ سکے گا۔

پہلا سوال — اے بندے تو نے اپنی عمر کن کاموں میں گزاری

دوسرا سوال — تو نے اپنی جوانی کیسے گزاری

تیسرا سوال — تو نے مال کیسے کمایا

چوتھا سوال — تو نے مال کہاں خرچ کیا

پانچواں سوال — تجھے جس چیز کا علم تھا تو اس پر عمل کیا یا نہیں۔

اے میرے بھائی وہاں کیا جواب ہو گا کیا تو یہی جواب دے گا یا اللہ تعالیٰ عزوجل میں نے سودی کاروبار کر کے پیسہ کمایا۔ رشوت سے مال

اکٹھا کیا۔ ڈاکے مار کر مال بنایا اور پھر کھیل تماشے میں آتش بازی میں اور دیگر شیطانی کاموں میں خرچ کرتا رہا۔

اے میرے عزیز سوچ کہ پھر کیسے چھٹکارہ ہوگا۔

پھر اگر کوئی کہے کہ میں وہاں جھوٹ بول کر ہیرا پھیری کر کے بچ جاؤں گا تو یہ غلط فہمی ہے وہاں ہیرا پھیری نہ چل سکے گی۔

ہاں دنیا میں جھوٹ بول کر ہیرا پھیری کر کے مٹھی گرم کر کے بچ جانے والے وہاں بھی کوشش کریں گے کہ ہیرا پھیری کر کے بچ نکلیں لیکن سب بے سود۔ جیسا کہ

حدیث پاک میں ہے

جس کے راوی سیدنا انس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں کہ نبی اکرم رسول مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

یُجَاءُ بِابْنِ آدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ کَأَنَّهُ بَذَجٌ فَیُوْقَفُ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ تَعَالٰی فَیَقُوْلُ اللّٰهُ اَعْطَیْتُكَ وَخَوَّلْتُكَ وَاَنْعَمْتُ عَلَیْكَ فَمَا صَنَعْتَ فَیَقُوْلُ یَارَبِّ جَمَعْتُهُ وَثَمَّرْتُهُ فَتَرَکْتُهُ اَکْثَرَ مَا کَانَ فَارْجِعْنِیْ آتِكَ بِهِ کُلِّهِ فَیَقُوْلُ لَهُ اَرِنِیْ مَا قَدَّمْتَ فَیَقُوْلُ یَارَبِّ جَمَعْتُهُ وَثَمَّرْتُهُ فَتَرَکْتُهُ اَکْثَرَ مَا کَانَ فَارْجِعْنِیْ آتِكَ بِهِ کُلِّهِ فَإِذَا

عَبْدٌ لَمْ يُقَدِّمْ فَيُمْضٰى بِهٖ اِلَى النَّارِ۔

﴿مشکوۃ شریف ص: ۴۴۳﴾

یعنی قیامت کے دن ایک بندہ کو دربار الٰہی میں پیش کیا جائے گا۔ وہ دربار الٰہی میں یوں کھڑا ہوگا جیسے بھیڑ کا بچہ ہوتا ہے۔ (نحیف وناتواں) اللہ تعالیٰ اس بندے سے فرمائے گا اے بندے میں نے تجھے مال دیا اولاد دی نوکر چاکر دیئے تجھ پر قسما قسم کی نعمتیں دی۔ بتا تو نے کیا کیا اور کیسے شکر ادا کیا تو وہ بندہ کہے گا یا اللہ تعالیٰ عزوجل میں نے مال اکٹھا کیا اسے خوب بڑھایا اور بہت زیادہ کر کے آیا ہوں۔ یا اللہ تعالیٰ عزوجل مجھے واپس بھیج کہ میں سارا مال لاکر تجھے دوں۔ اللہ تعالیٰ عزوجل فرمائے گا مجھے بتا کہ تو نے آج کے دن کے لئے کیا بھیجا تھا۔ بندہ پھر وہی کہے گا کہ یا اللہ تعالیٰ عزوجل میں نے مال اکٹھا کیا اسے خوب بڑھایا اور بہت زیادہ کر کے چھوڑ آیا ہوں۔ یا اللہ تعالیٰ عزوجل تو مجھے واپس بھیج تاکہ میں تجھے سارا مال لاکر دوں تو چونکہ بندے نے قیامت کے دن کے لئے کچھ نہیں بھیجا ہوگا لہذا اس بندے کو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ

نیز اے میرے عزیز غور کر اگر کسی نے مال اکٹھا کرلیا کوٹھیاں بنالیں کارخانے بنالئے اور بالفرض سو سال عیش کی زندگی گزار دی تو قیامت کے

دن اگر عذاب میں ڈالا گیا تو یہ عشرت کی زندگی رتی برابر بھی فائدہ نہ دے گی

قرآن مجید میں ہے

اَفَرَاَیْتَ اِنْ مَّتَّعْنَاهُمْ سِنِیْنَ ثُمَّ جَاءَ هُمْ مَا كَانُوْا یُوْعَدُوْنَ

مَاۤاَغْنٰىعَنْهُمْ مَا كَانُوْا یُمَتَّعُوْنَ. ﴿الشعرآء:205,206﴾

یہ بتاؤ کہ اگر ہم دنیاداروں کو کچھ سال عیش وعشرت عطا کریں پھر وہ عذاب میں مبتلا کیے جائیں جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے تو کیا فائدہ۔ یہ دنیا کی عیش کی زندگی ان کو کچھ بھی فائدہ نہ دے گی۔

نیز حدیث پاک میں ہے

جس کے راوی سیدنا انس صحابی رضی اللہ تعالی عنہ ہیں۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یُوْتٰی بِاَنْعَمِ اَهْلِ الدُّنْیَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَیُصْبَغُ فِی النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ یُقَالُ یَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَاَیْتَ خَیْرًا قَطُّ؟ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِیْمٌ قَطُّ؟ فَیَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ یَا رَبِّ وَیُوْتٰی بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِی الدُّنْیَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَیُصْبَغُ صَبْغَةً فِی الْجَنَّةِ فَیُقَالُ لَهٗ یَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَاَیْتَ بُؤْسًا قَطُّ؟ وَهَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ

قَطُّ؟ فَيَقُولُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَامَرَّبِيْ بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ۔ ﴿رواہ مسلم / مشکوۃ شریف ص:۵۰۲﴾

یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے قیامت کے دن ایک ایسے بندے کو دربار الٰہی میں حاضر کیا جائے گا جس نے ساری زندگی ٹھاٹھ کے ساتھ عیش و عشرت سے گزاری ہو گی لیکن اس کے پاس ایمان کی دولت نہ تھی اللہ تعالی فرمائے گا اے فرشتو اس کو دوزخ میں ایک غوطہ دے کر لاؤ جب لایا جائے گا تو اللہ تعالی اس بندے سے پوچھے گا اے بندے یہ بتا کہ تو نے دنیا میں کوئی بھلائی دیکھی؟ تجھے کوئی ناز و نعمت ملی؟ تو وہ بندہ کہے گا یا اللہ مجھے تیرے رب ہونے کی قسم میں نے کبھی کوئی آرام کوئی عیش نہیں دیکھا پھر ایک ایسے بندے کو دربار الٰہی میں پیش کیا جائے گا جس کی ساری زندگی مصیبتوں پریشانیوں اور دکھوں میں گزری ہو گی مگر ہو گا وہ ایماندار تو اللہ تعالیٰ عزوجل فرشتوں سے فرمائے گا اے فرشتو اس بندے کو لے جاؤ اور جنت کی ایک جھلک دکھا کر لاؤ پھر اللہ تعالی اس بندے سے فرمائے گا اے بندے یہ بتا کہ تو نے کبھی کوئی دکھ کوئی پریشانی دیکھی تھی؟ تو وہ بندہ کہے گا یا اللہ تعالیٰ عزوجل مجھے تیرے رب ہونے کی قسم میں نے کبھی کوئی پریشانی کوئی مصیبت نہ دیکھی تھی۔

یہ حدیث پاک میں نے پڑھی لیکن سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ جس بندے نے مثلاً ستّر یا اسی سالہ زندگی دکھوں میں پریشانیوں میں مصیبتوں میں گزاری اسے جنت کی ایک جھلک دیکھنے کے بعد زندگی کی مصیبتوں پریشانیوں کی کوئی بات یاد نہ آئے گی ۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے۔تو یہ معمّہ حضرت شاہ رفیع الدین دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی کتاب "علامات قیامت" پڑھنے سے حل ہوا۔وہ فرماتے ہیں وجہ یہ ہے کہ دوزخ اتنی بڑی بلا ہے کہ اس کا ایک ہی غوطہ کھانے کے بعد اتنی سخت تکلیف ہوگی کہ اس بندے کا کسی اور طرف دھیان ہی نہ جائے گا اور جنت ایسی شاندار جگہ ہے کہ اس کی ایک جھلک دیکھنے کے بعد اس ایماندار کو زندگی بھر کی پریشانیوں مصیبتوں میں سے کچھ بھی یاد نہ آئے گا۔وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ وَھُوَ الْمُوَفِّقُ لِمَا یُحِبُّ وَیَرْضٰی

اے میرے عزیز ابھی وقت ہے ہم خواب غفلت کو چھوڑیں اور ہوش کریں سوچیں کہ ہم کن لوگوں میں سے ہیں اور آخرت کے لیے کیا کر رہے ہیں۔آخر مرنا ہے۔

اللہ تعالی عزوجل قرآن پاک میں اعلان فرماتا ہے

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ. ﴿الزاریات:56﴾

یعنی اللہ تعالیٰ عزوجل فرماتا ہے کہ میں نے جن وانسان کو صرف اپنی

عبادت کے لئے پیدا کیا ہے مگر ہم ہیں کہ فانی دنیا گدلی دنیا فریب کی دنیا دھوکے کی دنیا ناپائیدار اور ساتھ چھوڑ جانے والی دنیا پر فریفتہ ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ عزوجل ہمیں ہوش عطا کرے ہم سمجھیں تا کہ دوزخ کا ایندھن نہ بن جائیں۔ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ

اے میرے مسلمان بھائی ہماری بہتری اور بھلائی اس میں ہے کہ ہم حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانیں۔ اگر کوئی حلال حرام کی تمیز نہ کرے تو نماز روزہ بھی کچھ فائدہ نہ دے گا۔

واقعہ

حضرت شیخ احمد بن ثابت قدس سرہ جو کہ ایک کامل ولی تھے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک میرا دوست اور اس کی بیوی دوزخ میں ہیں اور میں نے وہاں دیکھا کہ ایک ہنڈیا ہے اس میں کھولتا ہوا گندھک ہے۔ میرے دوست کی بیوی نے بتایا کہ یہ آپ کے دوست کے پینے کی چیز ہے۔ پھر میں نے اپنے اس دوست کی بیوی سے پوچھا کہ میرے اس دوست کو یہ سزا کیوں ملی ہے حالانکہ میرا دوست نیک آدمی تھا (نماز روزہ بھی کرتا تھا) یہ سن کر میرے دوست کی بیوی نے کہا کہ میرا خاوند مال اکٹھا کیا کرتا تھا اور یہ نہیں دیکھتا تھا کہ یہ حلال ہے یا حرام یہ جائز ہے یا ناجائز اس وجہ سے اس کو

یہ سزا ملی ہے۔

اے میرے عزیز اگر کسی کا گمان ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حدوں کو توڑے ، حلال حرام میں تمیز نہ کرے ، رشوت ، سود ، دغا بازی سے مال اکٹھا کرے اور یہ خیال کرے کہ اسے کوئی پوچھنے والا نہیں یہ غلط فہمی ہے یہ شیطانی دھوکہ ہے۔

قرآن پاک میں ہے

وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۔﴿البقرہ:229﴾

یعنی جو اللہ تعالیٰ کی حدوں کو توڑے تو ایسے لوگ ہی ظالم ہیں۔

دوسری وجہ

کہ عالم لوگ سودی کاروبار کیوں کرتے ہیں یہ ہے کہ دنیا میں دو قسم کے لوگ ہیں۔ ۱۔ دین دار (اللہ والے) ۲۔ دنیا دار

اللہ والوں کی نظر آخرت پر رہتی ہے وہ سوچتے ہیں کہ میری بیوی بچے میری اولاد کا قبر میں کیا بنے گا وہ حشر کے سخت ترین دن میں جبکہ زمین آگ اگلتی ہوگی سورج سر پر بالکل قریب ہوگا زبانیں نکلی ہوں گی پانی کی بوند نہ ملے گی اس وقت میری اولاد کیسے عرش الٰہی کے سایہ میں پہنچے گی۔ میری اولاد کا میزان پر کیا بنے گا۔ کہیں میری اولاد دوزخ کا ایندھن تو نہ بنے گی۔ میری اولاد کو نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں کیسے ملے گا اور جب وہ دنیا کے معاملہ میں

غور کرتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ اور اس سچے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات پر پورا یقین ہے اس لئے وہ کہتا ہے کہ بچہ جب ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے فرشتہ اس کا رزق لکھ لیتا ہے کہ اسے زندگی میں اتنا رزق ملے گا تو وہ اللہ والا کہہ دیتا ہے مجھے اولاد کے بارے میں زیادہ فکر کی ضرورت نہیں جو لکھا ہے وہ ضرور ملے گا۔ اللہ والوں کو دنیا کی کثرت پر فخر نہیں ہوتا۔ ایک درویش کے پانچ بیٹے تھے اور پانچوں ہی علماء دین تھے وہ کہا کرتا کہ میرا کوئی بیٹا گورنر بن جاتا یا وزیر یا صدر بن جاتا مجھے اتنی خوشی نہ ہوتی مجھے تو خوشی ہے کہ میری ساری اولاد علماء دین ہیں۔ دین مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے خادم ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

لیکن دنیا دار کی نظر ہمیشہ دنیا پر ہی لگی رہتی ہے۔ وہ یہی سوچتا رہتا ہے کہ میری بیوی بچے میرے مرنے کے بعد خوشحال ہوں فیکٹریوں اور کارخانوں کے مالک ہوں ان میں سے ہر ایک کے پاس الگ الگ مکان ہوں کوٹھیاں ہوں کاریں ہوں تو وہ اسی تگ ودو میں لگا رہتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ (عزوجل) کی حدوں کو پامال کرتا ہوا نہ تو وہ رشوت سے گریز کرتا ہے نہ سودی کاروبار سے نہ دھوکہ بازی بددیانتی سے گریز کرتا ہے ایسے لوگوں کے متعلق قرآن مجید میں ہے۔

اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے فرمایا

يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِنَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ الْآخِرَةِ هُمْ غَافِلُوْنَ

﴿الروم: 7﴾

یعنی دنیادار صرف ظاہری دنیا کو ہی دیکھتے ہیں اور وہ آخرت سے غافل ہیں۔

دونوں کا انجام

اللہ والوں کا انجام بھی سن لیں کہ والدین نے جس بچے کو عالم دین بنایا اس بچے نے قرآن مجید پڑھا اور اس پر عمل کیا تو قیامت کے دن اس بچے کے ماں باپ کو اسی وجہ سے (کہ انہوں نے بچے کو علم دین پڑھایا) ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کا نور سورج کے نور سے بھی زیادہ ہوگا۔

چنانچہ حدیث پاک میں ہے

عَنْ مَعَاذِ نِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَءَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيْهِ اُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضَوْءُهٗ اَحْسَنَ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِيْ بُيُوْتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيْهِ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِيْ عَمِلَ بِهٰذَا۔

﴿رواہ احمد وابوداؤد مشکوۃ ص ۱۸۶﴾

یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس نے قرآن پڑھا اور اس کے مطابق عمل کیا تو اللہ تعالی عزوجل اس کے والدین کو قیامت کے دن ایسا تاج پہنائے گا جس کی روشنی دنیا کے گھروں میں پڑنے والی روشنی سے بھی زیادہ ہوگی۔ اگر اس کے والدین کے لیے یہ اجر ہے تو جس نے عمل کیا اس کے لیے کتنا اجر ہوگا!

دنیا دار کا انجام

قیامت کے دن دنیا دار کی بیوی بچے خاوند اور باپ کی گردن پکڑیں گے اور دربار الہی میں پیش کر کے انصاف کے درخواستگار ہوں گے اور عرض کریں گے۔

یَا رَبَّنَا خُذْلَنَا بِحَقِّنَا مِنْ اَبِیْنَا فَاِنَّهٗ مَا عَلَّمَنَا مَا نَجْهَلُ وَكَانَ يُطْعِمُنَا الْحَرَامَ وَنَحْنُ لَا نَعْلَمُ فَيُقْضٰى لَهُمْ۔

﴿احیاء العلوم / نزہۃ الناظرین﴾

یعنی اے ہمارے رب ہمارا اس باپ پر حق ہے ہم وہ مانگتے ہیں۔ اللہ تعالی پوچھے گا وہ کیا ہے تو عرض کریں گے یا اللہ اس باپ نے ہمیں علم دین نہیں پڑھایا اور یہ ہمیں حرام کھلاتا رہا حالانکہ ہم نہیں جانتے تھے کہ یہ مال کیسے حاصل کیا گیا ہے۔ اس درخواست پر اللہ تعالی ان (بیوی بچوں) کے حق

میں فیصلہ دے گا۔اے میرے مسلمان بھائی ذرا غور کر کہ

اللہ تعالیٰ (جل جلالہ) قرآن پاک میں کیا فرماتا ہے

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا ﴿التحریم:6﴾

اے ایمان والوتم اپنی جانوں کواوراپنے اہل عیال کو (بیوی بچوں کو) دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔

تو کیا جس اولاد کی پرورش حرام مال سے ہوگی وہ دوزخ سے بچ جائے گی ۔ ہرگزنہیں بلکہ وہ دوزخ کی حقدار ہوگی وہ جنت کا حقدار ہرگز نہیں ہے۔

جیسے کہ حدیث پاک میں ہے

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبتَ مِنَ السُّحْتِ وَكُلُّ لَحْمٍ نَبتَ مِنَ السُّحْتِ كَانَتِ النَّارُ اَوْلٰى بِهٖ

﴿مشکوۃ ص:۲۴۲/المستدرک ج:۴ص:۴۲۲﴾

کہ فرمایارسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے جس جسم کی پرورش حرام مال سے ہوئی وہ جنت نہ جاسکے گا اور ہر وہ جسم جس کی پرورش حرام سے ہوئی وہ دوزخ کا حقدار ہے۔

دوسری حدیث پاک

عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ جَسَدٌ غُذِیَ بِالْحَرَامِ۔

﴿مشکوۃ:۵۵﴾

یعنی حضرت سیدنا ابوبکر (صدیق) رضی اللہ تعالی عنہ روایت فرماتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس جسم کی پرورش حرام مال سے ہوئی وہ جنت میں نہ جاسکے گا۔ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ

اللہ والے اور دنیادار میں فرق

اللہ والے جب اللہ تعالی اور اس کے سچے رسول صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے احکام وفرامین سنتے ہیں تو کانپ جاتے ہیں۔

قرآن پاک میں ہے

تَقْشَعِرُّ مِنْہُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ. ﴿الزمر:23﴾

اوروہ گڑگڑاتے ہیں توبہ کرتے ہیں رب تعالی سے معافی مانگتے ہیں لیکن دنیادار قرآن وحدیث کو پڑھتا اور سنتا ہی نہیں اور اگر پڑھ سن بھی لے تو

چونکہ

كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ.

﴿المطففين:14﴾

کے مطابق دلوں پر زنگار چڑھے ہوئے ہیں وہ ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے نکال دیتے ہیں۔

بعض بدنصیب یہاں تک کہہ دیتے ہیں بھئی مولویوں کی باتوں پر چلیں تو دنیا نہیں چل سکتی۔ ﴿الامان الحفیظ﴾ اے میرے عزیز ہوش کر

تیرے مگر شکاری موت دے بیٹھے نے گھات لگا
جد دھون کڑگی آگئی فِر پیش نہ جاسی کا

ناصحانہ تمثیل

آج سے اندازاً ساٹھ سال پہلے کی بات کہ مجھے لاہور کرشن نگر ایک پریس جانے کا اتفاق ہوا وہاں ایک مشین دیکھی جس میں لفافے بن رہے تھے۔ مشین کے اندر سے ایک پٹہ نکل رہا تھا جو کہ آہستہ آہستہ چل رہا تھا جو کہ اندازاً دو گز لمبا تھا۔ اس پر مشین کے اندر سے لفافے بن کر ترتیب کے ساتھ نکل رہے تھے اور اس پٹہ کے آخر میں جا کر ایک ایک کر کے گر رہے تھے اور یہ فاصلہ تقریباً دو منٹ میں طے ہو رہا تھا۔ مجھے وہاں سے سبق ملا کہ یہ زندگی کا پٹہ ہے اس پر انسان پیدا ہو کر باہر آ رہے ہیں اور اپنی اپنی زندگی گزار کر مر کر

نیچے گر رہے ہیں۔

اگر انسان غور کرے تو آخرت کی زندگی کے مقابلہ میں یہ ستر اسی یا سو سالہ زندگی صدی کے مقابلہ میں دو منٹ بھی نہیں بنتے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا

كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰهَا۔ ﴿النازعات:46﴾

یعنی قیامت کے دن دیکھیں گے (تو اس کے مقابلہ میں دنیاوی زندگی) جیسے صرف ایک صبح یا ایک شام۔

نیز حدیث پاک میں ہے

عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ اِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهٗ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْبِمَ تَرْجِعُ. ﴿رواہ مسلم / مشکوۃ ص:۴۳۲﴾

یعنی دنیا کی زندگی آخرت کی زندگی کے مقابلہ میں یوں ہے جیسے کوئی شخص اپنی انگلی کو سمندر میں ڈبو کر اٹھائے اور پھر دیکھے کہ انگلی کی تری کو سمندر کے پانی کے ساتھ کیا نسبت ہے۔ یوں ہی اس دنیاوی زندگی کی اس اُخروی زندگی کے مقابلہ میں حیثیت ہے۔ مگر افسوس صد افسوس کہ ہم اسی معمولی سی

زندگی ناپائیدار زندگی دھوکے کی زندگی گدلی زندگی کو ہی دل دے بیٹھے اور اسی پر لٹو ہو گئے ہیں اور آخرت کو قبر و حشر کو یوں بھول گئے ہیں جیسے کہ ہم نے مرنا ہی نہیں۔

اسی لئے حضرت بو علی شاہ قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

نے ہماری خیر خواہی اور نصیحت کے لئے فرمایا:

ھر چہ می بینی بگرداب جہاں

چوں حباب از چشم تو گردد نہاں

اے غافل انسان جو کچھ اس جہاں میں چہل پہل دیکھ رہا ہے یہ تیری آنکھوں سے یوں اوجھل ہو جائے گا جیسے پانی کا بلبلہ مٹ جاتا ہے اور پھر کیا ہو گا۔

ناگہ از گورت بر آید ایں صدا

حسرتا واحسرتا واحسرتا

﴿مثنوی بو علی قلندر﴾

پھر تیری قبر سے آوازیں آئیں گی ہائے افسوس ہائے افسوس ہائے افسوس اور پھر ہاتھ ملنے سے کچھ حاصل نہ ہو گا۔

اے میرے بھائی اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد مبارک پر بھی غور کر

فرمان خداوندی ہے

لَا تَسْتَوِی الْحَسَنَۃُ وَلَا السَّیِّئَۃُ۔ ﴿السجدہ:42﴾

یعنی ہر انسان جانتا ہے کہ نیکی نیکی ہے اور بدی بدی ہے یعنی نیکی کا انجام اور بدی کا انجام اور ہے۔

ایک واقعہ کا مفہوم تحریر کیا جا رہا ہے ہوسکتا ہے پڑھنے والوں میں سے کوئی اپنی آخرت سنوار لے۔ وَمَا ذَالِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ

واقعہ

بعض کتابوں میں ہے کہ ایک آدمی صاحب ثروت تھا۔ اس کے دو بیٹے تھے جب فوت ہوا تو دونوں بیٹوں نے باپ کی جائیداد تقسیم کرلی اور پھر دونوں بیٹوں میں سے ایک نے یادالٰہی کی لائن اختیار کرلی جبکہ دوسرے بھائی نے دنیاوی لائن اختیار کرلی۔ اور اس نے ڈگریاں حاصل کرنا شروع کر دیں پھر وہ گاؤں کو چھوڑ کر شہر منتقل ہوگیا اور وہ ڈگریاں حاصل کرتے ہوئے بہت اونچا چلا گیا۔ اتفاق سے وہاں بادشاہ مرگیا۔ اس زمانہ میں جمہوریتیں نہیں تھیں بلکہ شخصی حکومتیں ہوا کرتی تھیں۔ لوگوں نے دیکھا کہ یہ نوجوان تعلیم یافتہ ہے سنجیدہ فہمیدہ جہاندیدہ ہے یہ اچھی حکومت چلا سکے گا۔ انہوں نے اسے شاہی تخت پر بٹھا دیا۔ وہ پہلے ہی دنیا کی طرف راغب تھا اسے

حکومت مل گئی تو وہ بالکل ہی نفسانی خواہشات کا پیروکار ہو گیا۔اس کا دیہاتی بھائی جو کہ نیکی کا راستہ اختیار کر چکا تھا وہ گاہے گاہے شہر آئے اور اسے سمجھائے اے میرے ماں جائے تو تو آخرت کو بھول ہی گیا ہے نہ تجھے مرنا یاد ہے نہ قبر یاد نہ حشر یاد ہے نہ حساب یاد ہے لیکن وہ دنیا دار بھائی (بادشاہ) اس کان سے سنے اس کان سے نکال دے۔ایک دن اس بادشاہ نے وزیر سے کہا چلو دل بہلانے کے لیے سیر کو چلیں۔وزیر صاحب نے شاہی اصطبل سے بہترین گھوڑے منگوائے ان میں سے ایک گھوڑے پر بادشاہ سوار ہو گیا باقی گھوڑوں پر وزیر مشیر سوار ہوئے ساتھ فوج تھی سپاہ تھی کھانے پینے اور عیش وعشرت کا سامان تھا۔جب وہ شہر سے باہر نکلے تو سامنے سے ایک فقیر سوالی کی صورت میں آیا۔بال بکھرے ہوئے غبار اٹا ہوا۔اس نے آگے بڑھ کر بادشاہ کو سلام کیا تو بادشاہ کا پارہ چڑھ گیا اور جھڑک کر بولا پکڑو اسے یہ پیشہ ور لوگ کہیں بھی آرام نہیں کرنے دیتے۔سپاہیوں نے اسے پکڑا اور دور لے گئے۔اس شخص نے جو کہ سوالی کی صورت میں نمودار ہوا تھا کہا بھئی میں نے بادشاہ کو ایک پیغام دینا ہے۔سپاہیوں نے کہا وہ کیا پیغام ہے۔اس نے کہا وہ صرف بادشاہ کو پہنچانا ہے۔ایک سپاہی گیا اور بادشاہ کو سلوٹ مارنے کے بعد کہا کہ وہ فقیر کہتا ہے میں نے بادشاہ سلامت کو ایک پیغام دینا ہے۔

بادشاہ نے کہا اسے لاؤ۔ جب وہ سامنے آیا تو بادشاہ نے پوچھا کیا پیغام ہے اس نے کہا جناب ذرا سر نیچے کریں تا کہ کوئی دوسرا نہ سن لے۔ جب بادشاہ نے سر نیچا کیا تو اس فقیر نے کہا مجھ کو جانتے ہو کہ میں کون ہوں۔ بادشاہ نے پوچھا تو کون ہے اس نے کہا میں ملک الموت ہوں۔ یہ سنتے ہی بادشاہ کے طوطے اڑ گئے اور منت سماجت کرتے ہوئے کہا مجھے پیچھے جانے دو فرمایا نہیں اس نے کہا مجھے وزیر سے بات کر لینے دو تو فرمایا نہیں۔ پھر ملک الموت نے دبوچا اور وہیں اس کا کام تمام کر دیا اور وہ گیا جہنم میں۔ یہ ہے بدی کا انجام

پھر جب دوسرے دیہاتی بھائی کی باری آئی تو اللہ تعالی (عزوجل) نے ملک الموت (علیہ السلام) سے فرمایا جاؤ اور میرے اس بندے کو لے آؤ اس نے مجھے کسی حال میں نہیں بھلایا وہ میرا شکر گزار ہی رہا ہے۔ لاؤ اسے جنت میں عیش وعشرت کی زندگی عطا کریں۔ اے ملک الموت وہ میرا بندہ جو آرزو بتائے وہ پوری کرنا اور جب تک وہ اجازت نہ دے اس کی جان نہ نکالی جائے۔ حضرت ملک الموت علیہ السلام جب آئے تو دیکھا وہ نماز میں مشغول ہے۔ جب فارغ ہوا تو ملک الموت علیہ السلام نے سلام کیا۔ اس سے پوچھا کون ہو تو بتایا کہ ملک الموت ہوں۔ یہ سن کر اس اللہ کے بندے نے خوشی کا اظہار کیا اور کہا میں عرصہ سے آپ کے انتظار میں ہوں کہ آپ آئیں اور کب

اللہ رب العالمین (عزوجل) کے دربار میں حاضری نصیب ہو۔

پھر ملک الموت علیہ السلام نے پوچھا کوئی آرزو ہے تو بتائیں میں وہ پوری کروں۔فرمایا آرزوئیں ختم کردی ہیں۔صرف یہی آرزو ہے کہ کب اللہ تعالی عزوجل کے دربار حاضر ہوں ۔ پھر ملک الموت علیہ السلام نے فرمایا جب آپ اجازت دیں گے میں جان نکالوں گا۔اس مرد خدا نے کہا کیا آپ ایسا کریں گے تو ملک الموت علیہ السلام نے فرمایا یہ اللہ تعالی عزوجل کا فرمان ہے میں کون ہوتا ہوں کہ حکم عدولی کروں اس اللہ تعالی کے بندے نے کہا میں تازہ وضو کر کے نماز کی نیت باندھتا ہوں اور جب دوسری رکعت کے دوسرے سجدے میں سر رکھوں تو میری جان نکال لینا۔چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ دوسری رکعت کے دوسرے سجدے میں اللہ تعالی ارحم الراحمین کے دربار میں حاضر ہوگیا۔ یہ ہے نیکی کا انجام

اللہ تعالی فرماتا ہے

لَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَلَا السَّیِّئَةُ ﴿السجدہ:42﴾

نیکی اور بدی برابر نہیں ہے۔

دعا

یا اللہ تعالی عزوجل ہمیں غفلت سے بیدار کرتا کہ ہم اپنی قبر اور آخرت

کے لئے کچھ کر جائیں۔ یا اللہ تعالی عزوجل ہمیں آخرت کے پچھتاوے سے پہلے ہی پچھتانا نصیب کر۔ بیشک تو ہی دعاؤں کا قبول کرنے والا ہے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهِ النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ رَحْمَةٍ لِّلْعَالَمِيْنَ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

محتاج دعاء: ابوسعید محمد امین غفرلہ ولوالدیہ

۱۶ رجب المرجب ۱۴۲۰ھ، بمطابق 99-10-26

صدائے درویش

زر کی محبت جو تجھے پڑ جائیگی بابا
دکھ اس میں تری روح بہت پائیگی بابا

ہر کھانے کو ہر پینے کو ترسائے گی بابا
دولت جو ترے ہاں ہے نہ کام آئیگی بابا

پھر کیا تجھے اللہ سے ملوائیگی بابا

دولت جو تیرے گھر میں پھولی ہے جوں پھول
مردود یہ کرتی ہے اور کرتی ہے مقبول

جو چاہے تو ساتھ تیرے چلے یہ مجہول
زنہار خبردار اس بات کو تو مت بھول

یہ خندی ترے ساتھ نہیں جائیگی بابا

یہ تو کسی کے پاس رہی ہے نہ رہے گی
جو اوروں سے کرتی ہے تیرے ساتھ کریگی

کچھ شک نہیں اس میں جو بڑھی ہے گھٹے گی
جب تک تو جئے گا تجھے چین نہ دے گی

تو لاکھ اگر مال کے صندوق بھرے گا
ہے یہ یقین آخر اک دن تو مرے گا

پھر بعد تیرے اس پہ جو ہاتھ دھریگا
وہ ناچ مزا دیکھے گا اور عیش کرے گا

اور روح تیری قبر میں چلائے گی بابا

کہتا ہے امین جو باتیں تجھے ہر آن
گر مرد ہے عاقل ہے اسے جھوٹ تو مت مان

ہوش سے کر گنج پہ قاروں کے ذرا دھیان
جیسا ہی اسے اس نے کیا خوب پریشان

ویسا ہی مزا تجھ کو یہ دکھلائے گی بابا

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ

اعلان

مندرجہ ذیل کتب:

حضور فقیہ العصر رحمۃ اللہ علیہ کی مندرجہ ذیل کتب پڑھ کر اپنا ایمان مضبوط کریں۔

آب کوثر	جمالِ مصطفیٰ ﷺ	بے ادبی کا وبال	عشقِ مصطفیٰ ﷺ	نظرِ بد	دو جہاں کی نعمتیں	
عذابِ الٰہی کے محرکات	مستقبل	شفاعت	اُمت کی خیر خواہی	صراطِ مستقیم		
اسلام میں شراب کی حیثیت	فیضانِ نظر	عظمت نامِ مصطفیٰ ﷺ	عورت کا مقام	سنتِ مصطفیٰ ﷺ		
حقوق العباد	شیطان کے ہتھکنڈے	انتباہ	میلاد سید المرسلین ﷺ	شانِ محبوبی کے پھول		

دکھوں مصیبتوں اور پریشانیوں سے نجات اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فروغ کے لیے درود پاک کی کثرت کیجئے اور 12 ربیع الاول کی سہانی صبح اپنے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود پاک کا گلدستہ پیش کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھ کر ہمارے پاس جمع کروائیں۔

درود پاک جمع کروانے کے لیئے اس نمبر پر SMS کریں 0324-9101192

یا ہماری ویب سائٹ کے ذریعے Online جمع کروائیے www.tablighulislam.com

---

ضروری گزارش یہ رسالہ پڑھ کر خیر خواہی کی نیت سے کسی دوسرے تک پہنچا دیں اور اپنے تأثرات بذریعہ ای میل یا خط ہمیں ارسال فرمائیں اپنے مرحومین کے ایصال ثواب کے لئے آب کوثر اور دیگر رسائل تقسیم کرنے کے لئے ہم سے رابطہ فرمائیں۔

انتباہ مکتبہ سلطانیہ محمد پورہ اور مکتبہ صبح نور پیپلز کالونی فیصل آباد کے علاوہ کوئی فرد یا ادارہ اس اشاعت کی قیمت وصول کرنے کا مجاز نہیں ہے اگر کسی کو اس کا مرتکب پائیں تو اس کی اطلاع ہمارے مرکزی دفتر میں ضرور کریں۔

ناشر تحریک تبلیغ الاسلام انٹرنیشنل

سیکنڈ فلور بی، سی ٹاور 54
جناح کالونی فیصل آباد
فون: +92-41-2602292
www.tablighulislam.com